

ہدایت کا پیغام دیتا ہے۔ یہ ایک عالمگیر کتاب ہے جس کی تعلیمات ہر دور اور ہر ملک میں قابل عمل ہیں۔ اس کتاب کی تعلیمات فطری ہیں اس لیے کہ ہر دور کا انسان یوں محسوس کرتا ہے کہ جیسے یہ اسی کے دور کے لیے نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ اس کی تعلیمات ہر قوم و ملک اور ہر طرح کے ماحول میں بسنے والے افراد کے لیے یکساں طور پر نفع بخش ہیں اور انسانی عقل کے عین مطابق ہیں۔

5- جامع کتاب:

پہلی آسانی کتابوں میں سے کچھ کتابیں صرف اخلاقی تعلیمات پر مشتمل تھیں۔ بعض صرف مناجات اور دعاؤں کا مجموعہ تھیں۔ کچھ صرف فقہی مسائل کا مجموعہ تھیں۔ بعض میں صرف عقائد کا بیان تھا اور بعض صرف تاریخی واقعات کا مجموعہ تھیں۔ مگر قرآن مجید ایسی جامع کتاب ہے جس میں ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس میں عقائد و اعمال کا بیان بھی ہے اخلاق و روحانیت کا درس بھی ہے تاریخی واقعات بھی ہیں اور مناجات بھی۔ فرضیہ یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی کرتی ہے۔

6- عقل و تہذیب کی تائید کرنے والی کتاب:

پہلی آسانی کتابوں میں سے بعض کتابیں ایسی باتوں پر مشتمل ہیں جو حقیقت کے خلاف ہیں بلکہ بعض کتابوں میں انتہائی ناشائستہ غیر اخلاقی باتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ (خاطر ہے یہ باتیں جعلی ہیں جو کسی نے اپنی طرف سے شامل کر دی ہیں) جب کہ قرآن مجید ایسی تمام باتوں سے پاک ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو خلاف عقل ہو اور جسے تجربہ اور دلیل سے غلط ثابت کیا جاسکے۔ اس میں کوئی غیر اخلاقی بات نہیں۔ اس نے تمام انبیاء کا ادب و احترام سکھایا اور سب کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ نیکو کار اور پرہیزگار لوگ تھے۔ ان کی شان کے خلاف جتنی بھی باتیں کہی گئی ہیں سب جھوٹ اور خلاف واقعہ ہیں۔

7- کتاب اعجاز:

قرآن مجید فصاحت و بلاغت کا وہ شاہکار ہے جس کا مقابلہ کرنے سے عرب و عجم کے تمام فصیح و بلیغ لوگ عاجز رہے۔ قرآن مجید میں سب مخالفوں کو دعوت دی گئی ہے کہ ایک چھوٹی سی قرآنی سورت کے مقابلے میں کوئی سورت بنا لاؤ مگر کوئی بھی اس کی مثال پیش نہیں کر سکا۔ کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کسی بندے کا بنایا ہوا کلام نہیں۔ پھر کوئی بشر اس کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے؟ یہی اس کتاب کا اعجاز ہے۔

عقیدہ آخرت

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ آخرت بھی ہے۔

مفہوم:

لفظ ”آخرت“ کے معنی بعد میں ہونے والی چیز کے ہیں۔ اس کے مقابلے میں لفظ ”دنیا“ ہے جس کے معنی قریب کی چیز کے ہیں۔ عقیدہ آخرت کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ اس کی روح کو جسم میں منتقل کر کے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا اور پھر انسان کو اس کے نیک و بد اعمال کا حقیقی بدلہ دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو ایک ایسی جگہ عنایت کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بھرپور ہوگی۔ اس کا نام جنت ہے اور بڑے لوگ ایک انتہائی اذیت ناک جگہ میں رہیں گے جس کا نام جہنم ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ (سورۃ انفطار: 13، 14)

ترجمہ: بے شک نیک لوگ بہشت میں ہیں۔ اور بے شک گناہگار دوزخ میں ہیں۔

آخرت کے سلسلہ میں قرآن مجید کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے:

1- انسان کی دنیاوی زندگی اس کی آخرت کی زندگی کا پیش خیمہ ہے۔ دنیا کی زندگی عارضی اور آخرت کی زندگی دائمی ہے۔ انسان کے تمام اعمال کے پورے پورے نتائج اس عارضی زندگی میں مرتب نہیں ہوتے۔ بلکہ اس عارضی زندگی میں جن اعمال کا بیج بویا جاتا ہے ان کے حقیقی نتائج آخرت کی زندگی میں ظاہر ہوں گے۔

2- جس طرح دنیا کی ہر چیز علیحدہ علیحدہ اپنی ایک عمر رکھتی ہے جس کے ختم ہوتے ہی وہ چیز ختم ہو جاتی ہے اسی طرح پورے نظام عالم کی بھی ایک عمر ہے جس کے ختم ہوتے ہی یہ نظام ختم ہو جائے گا اور ایک دوسرا نظام اس کی جگہ لے لے گا۔

3- جب دنیا کا یہ نظام درہم برہم ہو جائے گا اور ایک دوسرا نظام قائم ہو گا تو انسان کو پھر جسمانی زندگی ملے گی۔ اس روز ایک زبردست عدالت لگے گی جس میں انسان کے تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ اسے نیک اعمال کی جزا ملے گی اور برے اعمال کی سزا ملے گی۔

منکرین آخرت کے شبہات اور ان کا قرآنی جواب:

قرآن مجید میں عقیدہ آخرت کو بیان کرتے ہوئے منکرین کے شبہات کا بڑے عمدہ انداز میں جواب دیا گیا ہے۔
مشرکین کا عقیدہ آخرت کے منکر تھے۔ اس سلسلے میں ان کے شبہات یہ تھے۔

وَقَالُوا إِذَا هُمْ إِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ (سورۃ النجم: 10)

ترجمہ: اور کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں نیست و نابود ہوں گے تو کیا کہیں پھر ہم نئے جنم میں آئیں گے۔

مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝ (سورۃ یس: 78)

ترجمہ: کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب کہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں۔

إِن هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝ (سورۃ الانعام: 29)

ترجمہ: ہمارے لیے زندگی نہیں مگر یہی دنیا کی اور ہم کو پھر نہیں زندہ ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے شبہات کو دور کرتے ہوئے فرمایا۔ تم پہلے موجود نہ تھے۔ تمہیں اللہ نے موجود کیا۔ جو قادر مطلق تمہیں پہلے

موجود کرنے پر قادر ہے وہ تمہارے مرجانے کے بعد تمہیں دوبارہ زندگی بخشنے پر بھی قادر ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ (سورۃ الموم: 27)

ترجمہ: اور وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۝ (سورۃ یس: 79)

ترجمہ: (ختم) کہو کہ ان کو زندہ کرے گا جس نے بنایا ان کو پہلی بار۔

كُنْتُمْ أَمْوًا ثَاقِبًا فَحَبَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ أَلَيْنِهِ تُرْجَعُونَ ○ (سورۃ البقرہ: 28)

ترجمہ: حالانکہ تم بے جان تھے پھر جلا تا تم کو پھر مارے گا تم کو پھر جلائے گا تم کو پھر اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

انسان کی صحیح سوچ اس سے عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا تقاضا کرتی ہے۔ ہر شخص اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ نیک عمل کا اچھا صلہ اور برے عمل کا برا بدلہ ہوتا ہے۔ لیکن کیا انسان کے تمام اعمال کے نتائج اس دنیاوی زندگی میں سامنے آ جاتے ہیں؟ ایسا نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات ایک ایسا شخص جس نے پوری زندگی گناہوں میں گذاری ہو اس جہان میں سزا سے بچا رہتا ہے۔ اسی طرح بعض بے حد نیک لوگ جو عمر بھر نیکیاں کرتے رہے انھیں یہاں نیکی کا پورا بدلہ نہ ملا بلکہ بعض کو تو بے حد اذیتیں دے کر شہید کر دیا گیا۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا مجرموں کو ان کے جرائم کی سزا کبھی نہیں ملے گی؟ کیا نیکیو کا راجھے اجر سے محروم رہیں گے؟ کیا خدا کا نظام عدل ان کے بارے میں ہمیشہ کے لیے خاموش رہے گا؟ کیا اشرف المخلوقات انسان کو عیث پیدا کیا گیا اور اس کے اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں؟

أَلْحَسِبْتُمْ أَنْتُمْ تَخْلُقُونَ ۖ كَذَّبْتُمْ عَلَيْهَا وَأَنْتُمْ كَالَّذِينَ لَا تُرْجَعُونَ ○ (سورۃ المؤمن: 115)

ترجمہ: سو کیا تم خیال رکھتے ہو کہ ہم نے تم کو بنایا ہے مقصد اور تم ہمارے پاس پھر کرنا آؤ گے۔

جب عقل اس پہلو پر سوچتی ہے تو یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ آخرت کی زندگی برحق ہے جس میں سب لوگوں کو ان کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔ نیک لوگوں کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ ملے گا اور مجرموں کو سخت سزا ملے گی۔ سوائے ان کے جن کو اللہ تعالیٰ معاف فرماوے۔

اسلام میں عقیدہ آخرت کی اہمیت:

آخرت پر ایمان رکھنا اسلام کی نہایت اہم تعلیم ہے۔ قرآن مجید میں اس کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ سورہ بقرہ میں مُتَّقِينَ کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد ہوا:

وَبِالْآخِرَةِ قَاهَةٌ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ○ (سورۃ البقرہ: 4)

ترجمہ: اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ اگر آخرت پر ایمان نہ ہو تو انسان خود غرضی اور نفس پرستی میں ڈوب کر تہذیب و شرافت اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو یکسر بھول جائے اور انسانی معاشرے میں جنگل کا قانون رائج ہو جائے۔

عقیدہ آخرت انسانی معاشرہ کو انسانیت افزا بنانے کا اہم ذریعہ ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کے دل میں نیکی پر جزا اور بدی پر سزا کا احساس ابھرتا ہے جو اعمال میں صالحیت پیدا کر دیتا ہے۔

جو شخص آخرت کی زندگی پر ایمان رکھتا ہے اس کی نظر اپنے اعمال کے صرف ان ہی نتائج پر نہیں ہوتی جو اس زندگی میں ظاہر ہوتے ہیں بلکہ وہ ان نتائج پر بھی نظر رکھتا ہے جو آخرت کی زندگی میں ظاہر ہوں گے اسے جس طرح زہر کے بارے میں ہلاک کرنے اور آگ کے بارے میں جلانے کا یقین ہوتا ہے اسی طرح گناہوں کے ہلاکت خیز ہونے کا بھی یقین ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح وہ غذا اور پانی کو اپنے لیے مفید سمجھتا ہے اسی طرح نیک اعمال کو بھی اپنے لیے نجات و فلاح کا سبب سمجھتا ہے۔

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر بڑے اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

1- نیکی سے رغبت اور بدی سے نفرت:

جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اس کے تمام اعمال خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اس کے نامہ اعمال میں محفوظ کر لیے جاتے ہیں۔ آخرت میں یہی نامہ اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا اور منصب حقیقی فیصلہ فرمائے گا۔ ان اعمال کا وزن کیا جائے گا۔ ایک پلڑے میں نیک اعمال اور دوسرے میں برے اعمال ہوں گے۔ اگر نیکی کا پلڑا بھاری ہوا تو کامیابی حاصل ہوگی اور جنت میں ٹھکانہ نصیب ہوگا اور اگر برائیوں کا پلڑا بھاری ہوا تو ناکامی ہوگی اور جہنم کا دردناک عذاب چکھنا ہوگا۔

آخرت پر ایمان رکھنے والا شخص برائیوں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ کیونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ ان کے نتیجہ میں وہ عذاب میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اسے نیکیوں سے محبت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اسے نیکی کا اجر ضرور ملے گا۔

2- بہادری اور سرفروشی:

ہمیشہ کے لیے مٹ جانے کا ڈر انسان کو بزدل بنا دیتا ہے۔ مگر جب دل میں یہ یقین موجود ہو کہ اس دنیا کی زندگی چند روزہ ہے۔ پائیدار اور دائمی زندگی آخرت کی ہے تو انسان مڈر ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کرنے سے بھی نہیں کتراتا۔ وہ جانتا ہے کہ راہ حق میں جان کا نذرانہ پیش کر دینے سے وہ ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ آخرت کی کامیابی اور پر مسرت زندگی حاصل کرے گا۔ چنانچہ یہ عقیدہ مومن کے دل میں جذبہ سرفروشی پیدا کر کے معاشرے میں امن اور نیکی کے پھیلنے کی راہیں ہموار کر دیتا ہے۔

3- صبر و تحمل:

عقیدہ آخرت سے انسان کے دل میں صبر و تحمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ حق کی خاطر جو بھی تکلیف برداشت کی جائے گی اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ملے گا۔ لہذا آخرت پر نظر رکھتے ہوئے وہ ہر مصیبت کا صبر و تحمل سے مقابلہ کرتا ہے۔

4- مال خرچ کرنے کا جذبہ:

عقیدہ آخرت انسان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ حقیقی زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے۔ لہذا اسی دولت سے لگاؤ رکھنا چاہیے جو اس زندگی کا کامیاب بنائے۔ چنانچہ مومن جتنا بھی دولت مند ہو جاتا ہے اسی قدر سخاوت اور فیاضی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نذکی راہ میں خرچ کرنے سے اس کی آخرت کی زندگی سنور جائے گی۔

5- احساس ذمہ داری:

آخرت پر ایمان رکھنے سے انسان میں احساس ذمہ داری پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اپنے فرائض میں کوتاہی کرنا جرم ہے۔ جس پر آخرت میں سزا ملے گی۔ لہذا پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا کیے جائیں۔ آہستہ آہستہ یہ احساس اس قدر پختہ ہو جاتا ہے کہ انسان اپنا ہر فرض پوری دیانت داری سے سرانجام دینے لگتا ہے خواہ اس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہو یا اللہ تعالیٰ کے حقوق سے۔ یہی ذمہ داری مسلمان کا طرز امتیاز ہے۔

سوالات

- 1- اسلام کے بنیادی عقائد کون کون سے ہیں؟ ہر ایک پر مختصر نوٹ لکھیں۔
- 2- وجود باری تعالیٰ کے اثبات میں قرآنی دلائل مختصراً لکھیے۔
- 3- شرک کسے کہتے ہیں، اس کی اقسام کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟
- 4- انبیاء کرام کی خصوصیات بیان کریں۔
- 5- مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔
(ا) ملائکہ (ب) آسمانی کتابیں (ج) توحید کا مفہوم
- 6- انسانی زندگی پر عقیدہ توحید کے اثرات بیان کریں۔
- 7- رسالت محمدی ﷺ کی خصوصیات تفصیل سے بیان کریں۔
- 8- قرآن مجید کی چند اہم خصوصیات لکھیں۔
- 9- آخرت کے سلسلہ میں قرآن مجید کی تعلیمات کا خلاصہ تحریر کریں۔
- 10- منکرین آخرت کے شبہات کا جواب قرآن مجید کی روشنی میں دیجیے۔
- 11- انسانی زندگی پر عقیدہ آخرت کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
- 12- عقیدہ آخرت کا مفہوم اور اہمیت تفصیلاً بیان کیجئے۔
- 13- عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم تحریر کریں۔
- 14- ”عقیدہ ختم نبوت قرآن، حدیث اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے“ دلائل دیجئے۔
- 15- پیغام الہی کو نبی ﷺ پر نازل کرنے کی حکمت قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کیجئے۔

☆☆☆